رسالت

(از مولانا احمد اللہ صاحب مدرس دار الحدیث رحمانیہ)

جتنے مرد و عورتیں ہیں تمام بنی آدم اللہ سبحانہ کے لونڈی اور غلام ہیں اللہ سبحانہ ان کا خالق مالک مربی ہے اسکی شکرگذاری ہر ایک شخص پر لازم ہے۔ کوئی شخص اگر ایک نوکر رکھتا ہے اسکا حق اسپر ثابت ہو جاتا ہے اور اسکی تابعداری ضروری سمجھی جاتی ہے اگر تابعداری میں کوتاہی کرتا ہے سزا کا مستحق ہوتا ہے اور ہر ایک کے نزدیک لائق ملامت ہوتا ہے۔

اسی طرح جب اللہ پاک ہمارا خالق و مالک ہے اور ہمارا مربی ہے اسکی شکرگذاری سب سے پہلے لازم ہے۔ اگر اللہ پاک کو اپنا مالک و معبود نجانا اسکے احکام کی پابندی نہ کی پھر کیوں نہ مستحق عذاب ہوں اور قابل ملامت ہوں۔ بیشک حکم الہی کی نافرمانی کرنیوالا مجرم ہے۔ اسکی معرفت اور رضامندی معلوم کرنا ضروری ہے کس بات میں وہ راضی ہے اور کس بات میں وہ ناراض ہے اسکا معلوم کرنا مجرد عقل سے نہیں ہوسکتا۔

اگر عقل ہی کافی ہوتی تو خلق ہزارہا اختلاف اور متضاد باتوں میں نہ پڑتی۔ کوئی وجود الہی کا منکر ہے کوئی اسکے لئے شریک بتاتا ہے کوئی اللہ سبحانہ کیلئے اولاد ثابت کرتا ہے۔ وغیرہ

جب مجرد عقل معرفت الہی اور اسکے احکام کے معلوم کرنے میں کافی نہ ہوئی تو ضروری ہوا کہ آدمیوں میں سے ان کی رہنمائی کیلئے منجانب اللہ کوئی شخص پاک دل پاکباز سچا نیک نیت مقرر کیا جاوے اور دلائل نبوت اسکے ساتھ ہوں اپنی نبوت کو وہ نبی رسول خلق کے سامنے پیش کرے اور ان دلائل کا مقابلہ خلق نہ کرسکے ان کی حقیت کو تسلیم کرلیوے ان کی ہدایت کے مطابق کاربند ہو۔

مرضیات الہی اور غیر مرضیات معلوم کرکے شریعت حقہ کی پوری پیروی کرے۔ جو لوگ اللہ پاک کیطرف سے اس منصب پر مقرر ہوئے مطابق حکم الہی کے خلق کی اصلاح کرتے تھے یہی لوگ رسول و نبی ہیں۔ جس نے انکی نافرمانی کی دنیا بھی تباہ ہوئی اور آخرت بھی غارت ہوئی۔ باغی الہی قرار پایا انہیں لوگوں کو کافر ملحد کہا جاتا ہے۔ رسولوں کے حکم نہ ماننے سے قومیں سور بندر وغیرہ ہوکر ہلاک ہوگئیں اور قسم قسم کے عذاب کا شکار ہوئیں۔ قرآن شریف و کتب دینیہ و تواریخ اسکے بیان سے بھری ہیں۔ اسکا انکار ضد اور مکابرہ سے خالی نہیں۔

اللہ پاک فرماتا ہے رُسُلاً مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ الآیۃ رسولوں کو ہمنے بھیجا خوشخبری دینے اور ڈرانیکیلئے تاکہ لوگوں کو اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا۔ پھر بھیجا ہم نے رسولوں کو پے در پے فرمایا اللہ پاک نے وَإِن مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ کوئی بستی نہیں ایسی مگر ڈرانیوالے اسمیں گذر چکے۔

ہر ایک ملک میں ہادی لوگ آئے لوگوں کو اللہ پاک کیطرف بلایا احکام الٰہی سناتے رہے مرضی الٰہی اور غیر مرضی الٰہی سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے جنہوں نے انکا کہنا مانا عذاب الٰہی سے نجات پا گئے اور جنہوں نے کہنا نہ مانا ان کی آخرت تباہ ہوئی اور غارت ہو گئے۔

سلسلۂ انبیاء برابر جاری رہا یہاں تک کہ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم من جانب اللہ رسول مقرر ہوئے قیامت تک کیلئے آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ روشن اور چمکیلی شریعت لیکر آئے یہ شریعت قیامت تک رد و بدل نہیں ہو سکتی اور نہ کسی کی طاقت ہے کہ رد و بدل کر دیوے بخلاف شریعت موسیٰ و شریعت عیسیٰ کے جو رد و بدل ہو گئیں نہ کتاب الٰہی کا پتہ رہا اور نہ انبیاء کی تعلیم کا وجود رہا۔ عیسائیت یہودیت فی زمانہ ان کو انبیاء سے کچھ تعلق نہیں طرح طرح کے شرک و کفر میں مبتلا ہو گئے۔ بعد رسالت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی دعوے نبوت کرے وہ کافر و مرتد ہے و مخلد فی النار ہے۔

سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عربی مکی مدنی ابراہیم خلیل اللہ کے پوتے پر پوتے ہیں نسب میں اعلیٰ خاندان۔ شرافت نجابت میں یکتا چالیس برس کی عمر میں عہدہ نبوت کے ساتھ مشرف ہوئے۔ بچپن کا زمانہ پاکیزہ ہے جوانی کا زمانہ پاکیزہ ہے نہ صغر سنی میں کوئی خطا بھول چوک ہوئی نہ جوانی میں کسی گناہ و قصور کے مرتکب ہوئے چالیس برس کا زمانہ ایسی پاکدامنی سے گذرا کہ کنبہ قبیلہ والے اور عرب کے لوگ مداح تھے آپ کو ہونہار جوان کہتے تھے نہایت درجہ کا آپ کو امانتدار جانتے تھے جو مشکل فیصلہ ہوتا تھا آپ کے پاس پیش کرتے تھے آپ ایسا ٹھیک فیصلہ فرماتے تھے کہ طرفین کے لوگ راضی ہو جاتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی اخلاق حسنہ کے جامع تھے صبر تحمل سخاوت شجاعت رحم دل ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنیوالے پاکدامن صادق مصدوق ہر ایک کے عزت آبرو کے نگراں۔ حیا و شرم حد درجہ کی آپ میں تھی کل صفات حمیدہ سے لبریز تھے۔ ہر ایک معیوب باتوں سے پرہیز کرنیوالے خلق کی ہدایت کیلئے کامل نمونہ تکبر غرور اور عجب سے قطعی کنارہ تھے۔

قوم قریش نے جس وقت مکہ کو تعمیر کیا تھا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس یا اس سے عمر میں کچھ زیادہ تھے بیت اللہ بنانے میں آپ بھی شریک تھے۔ جب بیت اللہ کی تعمیر ختم ہو چکی۔ حجر اسود جس جگہ رکھا ہوا تھا اس جگہ رکھنے کا وقت آیا۔ آپس میں تنازعہ شروع ہونے لگا کہ حجر اسود کو اصلی مقام پر کون رکھے۔ ہر ایک سردار مدعی تھا کہ ہم اس جگہ رکھینگے۔ قصہ یہاں تک پہنچا کہ کہیں جنگ کی صورت نہ چھڑ جائے جو لوگ ہوشیار تھے انہوں نے کہا ہمارے نوجوان محمد کے سامنے اس فیصلے کو پیش کرو وہ جو فیصلہ کر دیویں جانبین کے لوگ اسکو منظور کریں آپ کے سامنے فیصلہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک بڑا چادر لاؤ چادر لا کر بچھایا گیا۔ آپنے چادر میں حجر اسود رکھا۔ ہر ایک قوم کے سردار چادر کے گوشہ کو پکڑ کر لے چلے جہاں حجر اسود اصلی مقام پر رکھا تھا سب نے رکھدیا مطابق آپ کے فیصلے کے پھر آپنے حجر اسود کے نیچے سے چادر کو نکال لیا۔ اس فیصلے پر ساری قوم کے لوگ راضی ہو گئے۔

زمانۂ نبوت۔ آپ کی نبوت کا زمانہ جب قریب آ گیا محبت الٰہی نے اسقدر آپ کے دل میں جوش مارا کہ ماننا پروانہ کے اپنے رب پر فدا ہونے لگے۔ حرا مکہ کے قریب ایک پہاڑ ہے اس غار میں دس دس پندرہ پندرہ روز خلوت نشینی میں رہتے اور عبادت میں مصروف رہتے وہاں پر نہ کوئی آدمی نہ مونس ہوتا محبت الٰہی کے جذبہ میں غرق ہو جاتے۔